|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 1444030700115

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا 11 اگست 2020 کو انتقال ہوا ،مرحوم کے ایک بیٹے کا انتقال 25 اپریل 2013 میں مرحوم کی زندگی میں ہوگیا تھا ،جب مرحوم کا انتقال ہوا تو ورثاء میں ایک بیوہ اور 4 بیٹیا ں تھیں جو اس وقت بھی حیات ہیں۔

مرحوم کے والدین اور بھائیوں کا انتقال پاکستان بننے کے وقت ہوگیا تھا ،مرحوم کا کوئی چچا ،تایا،بھتیجا مرحوم کے انتقال کے وقت حیات نہیں تھے گویا ددھیالی رشتہ داروں میں کوئی نہ بچا تھا جب پاکستان بنا تھا ،مرحوم کی وراثت کا کیا حکم ہوگا؟

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (32) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سےمرحوم کی بیوہ کو 4 حصے اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو 7 حصے دیے جائیں گے۔

24 ر8/32

بیوہ بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی

3 16

1 7

4 7 7 7 7

یعنی اگر ترکہ(100)روپے ہو تو اس میں سےمرحوم کی بیوہ کو(12.5)روپے،اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو (21.875)روپے دیے جائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

11/3/1444ھ

8/10/2022ش